کلیات

باقیاتِ شعر اقبال

(متروک اردو کلام)

حصہ دوم

مرتبہ

ڈاکٹر صابر کلوروی

اقبال اکادمی پاکستان

نظم بے عنوان

جوشِ نمود سے ہوا حسنِ بہار بے حجاب

- - - - - - - - - - - - - -

اترے چمن سے باغ میں ، کلیوں کے بھیس میں نجوم
کرتی ہے سیرِ بوستاں بن کے نسیمِ ماہتاب
فیضِ سحاب سے ہوئی جوئے چمن ترانہ ریز
ڈوبی ہوئی ہے آب میں آتشِ سینۂ رباب
جام بکف ہے گل ، اگر ، غنچہ سبو بدوش ہے
ابرِ بہار بن گیا مے کدۂ شرابِ ناب
واہمۂ ہوا کو ہے نقش گری میں کیا کمال
موجِ شکستہ سے کیا سازِ عمارتِ حباب

۱- بیاض اوّل، ص ۱۰۹

شمشیر برطانیہ

(بتقریب فتح پارڈے برگ)

اے دم شمشیر انگلستاں تجھے صد مرحبا
ہیں ترے خم میں نہاں صد حلقۂ دامِ فنا
تیرا جوہر ''انا النّیرُ'' کی دیتا ہے صدا
زیب دیتا ہے اگر کہیے تجھے کشور کشا

اے تفِ قہرِ الٰہی ! موت کا ساماں ہے تو
جوشِ سودائے عدو کے واسطے درماں ہے تو

تیری تیزی کی ہے مَلّاحانِ اندلس کو خبر
لے گئی دشتِ اجل میں جن کو تو بن کر خضر

جب پڑی بونا[1] پہ تیری چشمِ جوہر کی نظر
چبھ گئی دل میں تڑپ کر مثلِ نوکِ نیشتر

تجھ کو گرمانے سے پہلے کچھ کروگر[2] پوچھتا
سبزۂ میدانِ واٹرلو[3] سے جا کر پوچھتا

صورت خورشیدِ خاور آتشِ سوزاں ہے تو
برق صورت اوجِ استقلال پر خنداں ہے تو

یوں نکلتی ہے کہ گویا موت کا ارماں ہے تو
قطرۂ خونِ عداوت سے گہر افشاں ہے تو

دیدۂ ہمت میں تو مثلِ مہِ امید ہے
ہر چمک تیری دلیلِ آمدِ صد عید ہے

کہہ رہا ہے خاکِ افریقہ کا ہر ذرّہ یہی
فتح ایسی دیدۂ خورشید نے دیکھی نہ تھی

خرمنِ دشمن پہ تو بجلی کی صورت جا پڑی
مرغِ جاں کو مرغِ بسمل کی طرح تڑپا گئی

دیدۂ عالم پہ جوہر آشکارا ہے ترا
گرمیِ شورِ قیامت اک شرارا ہے ترا

فوج اعدا کی ہوا ہو کر پریشاں ہو گئی
صبر کی صورت یہ جمعیت گریزاں ہو گئی

فتح پر تیری ہلال آسا درخشاں ہو گئی
شام بھی اپنی مثالِ صبح خنداں ہو گئی

خرمنِ آرامِ اعدا کو جلا کر چھوڑنا
اس مہِ نو کو مہِ کامل بنا کر چھوڑنا

شاہدِ مقصد کے جوبن پر ابھار آنے کو ہے
شیشۂ جانِ رقیباں پر غبار آنے کو ہے

از پئے تسلیم ہر شہر و دیار آنے کو ہے
یہ ترشح ہے ، ابھی ابرِ بہار آنے کو ہے

خود بخود جنباں ہے لب اپنا مبارک باد پر
دل اچھلتا ہے خوشی سے غیر کی افتاد پر

فوج اعدا میں بپا ہنگامۂ محشر رہے
تیرا سر جو سر شرابِ موت کا ساغر رہے

تیرا رتبہ تیغِ ماہِ نو سے بالاتر رہے
بن کے زردی ڈر ترا رخسارِ دشمن پر رہے

خم رہے دشمن کی گردن تیرے خم کے سامنے
اور رہیں بد خواہ بے دم تیرے دم کے سامنے

واسطے تیرے بنے ہر سنگِ رہ ، سنگِ فساں
خون ہر دشمن کا رشکِ موجۂ سیلِ رواں

روشناسِ آسماں ہوں فتح و نصرت کے نشاں
دے ترنم کی صدا ہر بلبلِ ہندوستاں

پہلوے دشمن میں دل لذت کشِ صد چاک ہو
نام انگلستان کا بالاتر از افلاک ہو۴

۱- نپولین بونا پارٹ
۲- ایک جرنیل
۳- Waterlo میدان جنگ
۴- بیاض اعجاز، ص۲۴۵

پنجاب کا جواب

اے تاجدارِ خطۂ جنت نشانِ ہند
روشن تجلیوں سے تری خاورانِ ہند

محکم ترے قلم سے نظامِ جہانِ ہند
تیغِ جگر شگاف تری ، پاسبانِ ہند

ہنگامۂ وغا میں مرا سر قبول ہو
اہلِ وفا کی نذر محقر قبول ہو

تلوار تیری دہر میں نقادِ خیر و شر
بہروز ، جنگ توز ، جگر سوز ، سینہ ور

رایت تری سپاہ کا سرمایۂ ظفر
آزادہ ، پر کشادہ ، پری زادہ ، یم سپر